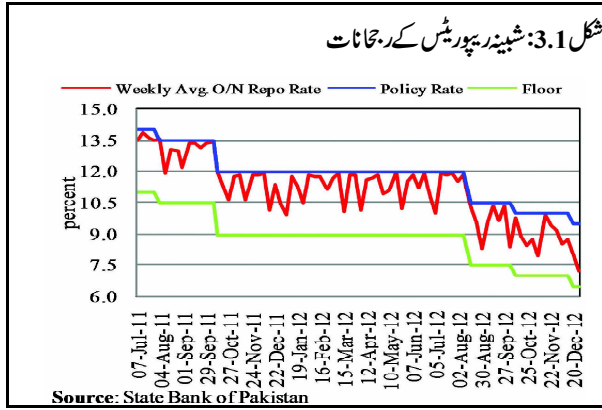


3 گرائی اور زری پالیسی

3.1 عمومی جائزہ



مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں اہم پیش رفت گرائی میں مسلسل کی تھی۔ دو برسوں تک دو ہندسی رہنے کے بعد عمومی گرائی مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں گر کر 9.1 فیصد ہو گئی جو مالی سال 12ء کی اسی مدت میں 11.5 فیصد تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ صارفی اعتماد کے متعلق اسٹیٹ بینک کے سروے سے گرائی کی توقعات میں کچھ نرمی کی تصدیق ہوتی ہے۔

گرائی کے باوجود میں ہونے والی اس کمی کے ساتھ خاصی تاخیر سے موصول ہونے والے اتحادی سپورٹ فنڈ کے باعث بیرونی کھاتے کو سہارا ملا اور مرکزی بینک کو شرح سود میں کمی کا موقع فراہم ہوا۔³⁸ اسٹیٹ بینک نے اگست 2012ء میں پالیسی ریٹ میں 150 بی پی ایس کمی کرتے ہوئے اسے 10.5 فیصد کر دیا جس کے بعد اکتوبر اور دسمبر 2012ء میں بالترتیب 50 اور 50 بی پی ایس کٹوتی کی گئی (شکل 3.1)۔

ان اشاروں کے باوجود پوری سہ ماہی کے دوران بازاری سیالیت قدرے دشواری میں رہی۔ مالیاتی حکام نے کمرشل بینکوں سے بھاری قرض گیری کی اور حکومت کی جانب سے اسٹیٹ بینک کو کچھ قرضے کی واپسی کے باعث بازاری سیالیت کم ہو گئی۔ اسے صحیح تناظر میں اس طرح دیکھا جاسکتا ہے کہ حکومت نے مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں سے 564 ارب روپے کا ریکارڈ قرضہ لیا اور اسٹیٹ بینک کو 412 ارب روپے واپس کر دیے۔ اس طرح عملاً یہ رقم بینکاری نظام سے وصول کر لی گئی۔³⁹

اہم بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کو قرضے کی واپسی سے حکومت ترمیم شدہ ایس بی پی ایکٹ 1956ء کے تحت مرکزی بینک سے قرض گیری کی سہ ماہی حدود کو صفر تک رکھنے میں کامیاب رہی تھی۔

یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ کمرشل بینک نجی شعبے کو قرض دیتے ہوئے خطرہ قرض کی بلند سطح فرض کرتے ہیں جبکہ حکومت کو قرضے دینا بے خطر ہوتا ہے اور

³⁸ مئی 07ء سے سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کے تناسب میں مسلسل کمی آرہی ہے اور مئی 12ء میں یہ 12.5 فیصد کی بہت سطح پر پہنچ گیا تھا (دیکھئے اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ مئی 12ء)۔
³⁹ یہ قرض اصل نقد کی بنیاد پر ہیں جو حکومت نے پرائمری بنیادیوں میں قرضے کے اجراء کے ذریعے حاصل کیے۔ ضروری نہیں کہ یہ اعداد و شمار جدول 3.1 میں دکھائے گئے ذریعہ مجموعوں کے مطابق ہوں کیونکہ اس جدول میں حکومتی قرض گیری کی بازاری قیمت میں آئندہ کسی تبدیلی کا اثر بھی شامل ہے۔

جدول 3.1: زری مجموعے (جولائی تا ستمبر)				
بہاؤ ارب روپے، ہونو فیصد میں				
مجموعی بہاؤ		نمو		
م12ء	م13ء	م12ء	م13ء	
-21.0	54.0	-0.3	0.7	زروی (زر)
-82.7	11.8	-10.6	2.2	خالص بیرونی اثاثے
-53.3	-4.3	-8.7	-1.1	اسٹیٹ بینک
-29.4	16.0	-17.7	11.6	جدولی بینک
61.8	42.2	1.0	0.6	خالص ملکی اثاثے
120.8	101.7	11.6	6.8	اسٹیٹ بینک
-59.0	-59.4	-1.2	-1.1	جدولی بینک
جس میں				
179.6	159.0	5.9	3.7	حکومتی قرض گیری
184.4	152.5	7.1	4.0	اعانت میزانیہ کے لیے
-101.9	-399.4	-8.5	-23.4	اسٹیٹ بینک
286.3	551.9	20.4	26.4	جدولی بینک
-2.8	9.0	-0.7	2.1	اجناسی کارروائیاں
-63.4	-69.4	-1.8	-1.9	غیر سرکاری شعبہ
-88.7	-84.9	-2.8	-2.5	نئی شعبے کو قرضہ
25.2	15.5	6.5	6.0	پنل ایس ایز کو قرض
-54.4	-47.4	8.3	5.9	دیگر مددیں خالص
یادداشتی 2: فنڈ کی بنیاد پر حکومتی قرض گیری				
160.8	151.5	-	-	بینکاری نظام
-103.5	-412.1	-	-	اسٹیٹ بینک
264.3	563.6	-	-	جدولی بینک
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

اس سے بینکوں کے بہ وزن اثاثوں میں بہتری آتی ہے۔ ان حالات میں میزانی مالکاری کی بلند طلب کے باعث کمرشل بینکوں کو نئی شعبے سے لا تعلق رہنے کی ترغیب ملتی ہے۔ یہ خدشہ بھی ان عوامل میں شامل تھا جنہوں نے مالی سال 13ء کے دوران اسٹیٹ بینک کو زری پالیسی میں مزید نرمی کا موقع فراہم کیا۔

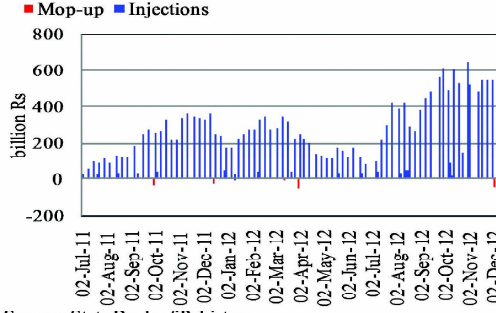
تاہم پالیسی ریٹ میں مزید کٹوتیوں کی توقعات کے باعث کمرشل بینکوں نے جارحانہ انداز میں حکومت کے ششماہی و بارہ ماہی ٹی بلز، پی آئی بیز اور اجارہ صکوک میں سرمایہ کاری شروع کردی۔ اس سہ ماہی میں بینکوں سے حکومتی قرض گیری کے خاکہ عرصیت میں معمولی بہتری دیکھی گئی۔ خاص طور پر آخر جون 2012ء تک سہ ماہی ٹی بلز میں کمرشل بینکوں کی سرمایہ کاری کی مجموعی سطح 26.4 فیصد تھی جو آخر ستمبر 2012ء میں گر کر صرف 7.1 فیصد رہ گئی۔⁴⁰

اسٹیٹ بینک کو قرضے کی واپسی سے سیالیت جذب ہوئی اور بینک امانتوں کی نمو کی آئی۔ مزید یہ کہ اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی نے بین الینک سیالیت پر دباؤ میں اور اضافہ کر دیا۔ اس لیے اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے سودوں کے

ذریعے سیالیت فراہم کی (شکل 3.2)۔ سیالیت کی فراہمی کے ساتھ پالیسی ریٹ میں کمی نے ششماہی کراچی انٹر بینک آفر ریٹ (کابور) میں کمی کردی۔ کابور نئی شعبے کے کاروباری قرضوں کی قیمت متعین کرنے کا نشانہ ہے، جس میں جولائی تا نومبر مالی سال 13ء کے دوران 256 بی پی ایس کی واقع ہوئی۔ اسی طرح نئے قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح قرض گاری میں بھی جولائی تا نومبر مالی سال 12ء کے دوران 222 بی پی ایس کی دیکھی گئی۔

40 مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں سہ ماہی ٹریڈری بلز کی خالص قبولیت میں 447.7 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی جبکہ ششماہی اور بارہ ماہی ٹی بلز بالترتیب 587.7 ارب روپے اور 270.5 ارب روپے حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔

شکل 3.2: اسٹیٹ بینک کی مداخلت



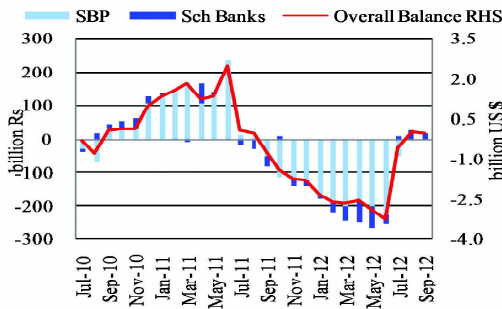
Source: State Bank of Pakistan

اگرچہ زیر جائزہ سہ ماہی میں نجی شعبے کے قرضہ کی کارکردگی کمزور رہی تاہم کچھ حوصلہ افزا علامات دیکھنے میں آئی ہیں۔ خصوصاً، مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں نجی شعبے کے کاروبار نے 39.5 ارب روپے کے قرضوں کی خالص واپسی کی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 95.3 ارب روپے کی خالص واپسی کے مقابلے میں کم ہے۔ بیشتر حالیہ واپسی جاری سرمائے اور تجارتی مالکاری کی مد میں کی گئی۔ معین سرمایہ کاری قرضوں (یعنی ایک سال سے زائد میعاد والے قرضوں) میں سہ ماہی کے دوران 5.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 22.4 ارب روپے کی خالص کمی ہوئی تھی۔ مؤخر الذکر سے بظاہر بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں کچھ بہتری آئی ہے۔⁴¹

3.2 زری مجموعوں کی صورتحال⁴²

مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زری وسیع (زرر) میں 0.7 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 12ء کی اسی سہ ماہی میں 0.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں اور خالص ملکی اثاثوں دونوں نے ہی زری 2 کی نمو میں حصہ لیا (شکل 3.3) جبکہ گذشتہ برس خالص بیرونی اثاثوں میں کمی نے خالص ملکی اثاثوں میں نمایاں اضافے کا اثر زائل کر دیا تھا۔

شکل 3.4: بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثے



Source: State Bank of Pakistan

41 کاروں اور کھاد کے علاوہ جولائی تا ستمبر 13ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 3.5 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2.9 فیصد تھی۔

42 اس سیکشن کی بحث صرف سال کی پہلی سہ ماہی تک محدود ہے۔

مالی سال 12ء میں مسلسل کمی کے بعد مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں اضافہ دیکھا گیا (شکل 3.4)۔ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثے زیادہ تر کمرشل بینکوں کے وجہ سے بڑھے کیونکہ کارکنوں کی ترسیلات زر اور جز دانی سرمایہ کاری میں کچھ اضافے سے ان کے زرمبادلہ کی تحویل میں اضافہ ہو گیا تھا۔ دوسری جانب اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں سہ ماہی کے دوران 1.1 فیصد کمی واقع ہوئی حالانکہ اگست 2012ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ میں 1.1 ارب ڈالر موصول ہوئے تھے (شکل 3.4)۔

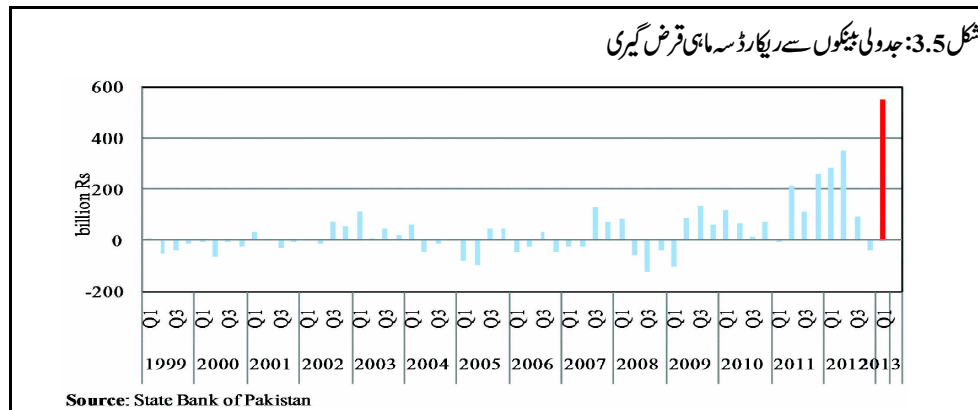
خالص ملکی اثاثے

مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں کی نمو کم ہو کر 0.6 فیصد رہ گئی جو مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.0 فیصد تھی (جدول 3.1)۔

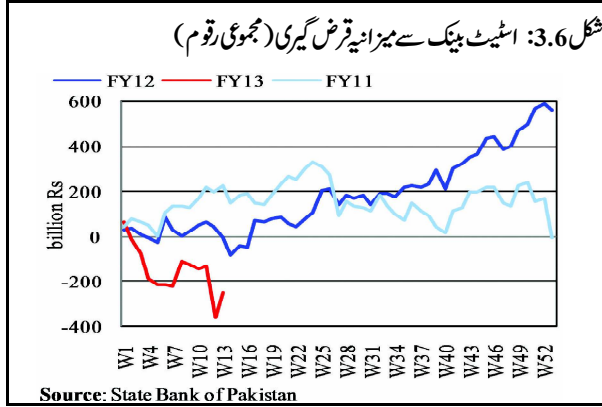
اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری

مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اعانت میزانیہ کے لیے مجموعی حکومتی قرض گیری گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں کم تھی (جدول 3.1)۔ تاہم ان اعداد و شمار کے اندر قرض گیری کے ماخذ میں اہم تبدیلی مخفی ہے یعنی حکومت نے پہلی سہ ماہی کے دوران مرکزی بینک سے لیا گیا قرضہ واپس کرنے کے لیے کمرشل بینکوں سے بھاری قرضہ لیا تھا۔

اس طرح اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم کی آمد اور قومی بچت اسکیموں کے ذریعے غیر بینک ماکاری کی دستیابی بڑھنے کے باوجود کمرشل بینکوں پر حکومتی انحصار میں اضافہ ہو گیا۔⁴³ خاص طور پر حکومت نے سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں سے (نقد بنیاد پر) 564 ارب روپے کا قرضہ لیا جو کسی بھی ایک سہ ماہی کی بلند ترین سطح ہے (شکل 3.5)۔



⁴³ حکومت نے سہ ماہی کے دوران قومی بچت اسکیموں سے خالص 154.4 ارب روپے حاصل کیے جو س 12ء کی پہلی سہ ماہی میں حاصل ہونے والے 54.3 ارب روپے کے مقابلے میں دگنی رقم تھی۔



اس وجہ سے حکومت ترمیم شدہ ایس بی پی ایکٹ کے مطابق مرکزی بینک سے قرض گیری کی سہ ماہی حد کو صفر تک رکھنے میں کامیاب رہی۔ دراصل حکومت نے اسٹیٹ بینک سے لیا گیا 412 ارب روپے کا قرضہ واپس کر دیا (شکل 3.6)۔

کمرشل بینکوں سے زیادہ رقم حاصل کرنے کے لیے وفاقی حکومت نے نیلامی میں اکثر اعلانیہ ہدف سے زائد رقم کی پیشکشیں قبول کر لیں (جدول 3.2)۔

سہ ماہی کے دوران بچتوں میں خالص کمی کے باوجود بینک حکومت کو قرضہ دینے میں دلچسپی لے رہے تھے۔⁴⁴ اس کے نتیجے میں منڈی میں جونگی پیدا ہوئی اس کی وجہ سے اسٹیٹ بینک بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت فراہم کرنے پر مجبور ہو گیا تاکہ بازار زر رہموار انداز میں کام کرتے رہیں۔

جدول 3.2: ٹی ٹی نیلامیاں						
ارب روپے						
م 13ء			م 12ء			
خالص قبول کردہ	خالص پیشکش	خالص ہدف	خالص قبول کردہ	خالص پیشکش	خالص ہدف	
228.6	360.5	3	142.2	213.1	88.5	جولائی
-25.1	14.7	-14.6	123.4	191.7	54	اگست
207.1	545.4	24.4	78.8	206.7	12.9	ستمبر
410.6	920.6	12.8	344.4	611.5	155.4	کل
* تکمیل عرصیت کی رقم منہا کر کے						
ماخذ: بینک دولت پاکستان						

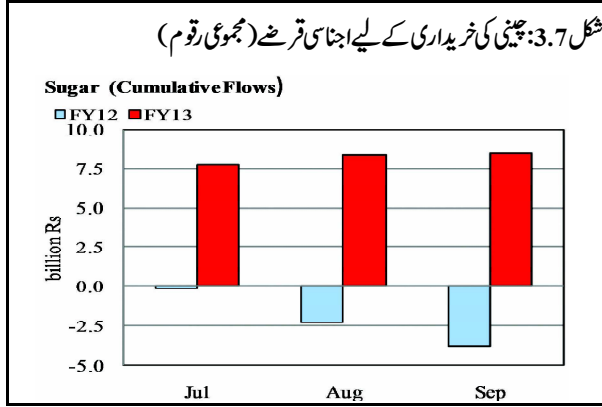
سرکاری شعبوں کے کاروباری اداروں کے قرضے مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سست روی کا شکار ہو کر 15.5 ارب روپے ہو گئے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 25.2 ارب روپے کی سطح پر تھے۔ تقریباً تمام قرضہ ایک تیل کی بازار کار کمپنی اور سرکاری شعبے کی ایک اسٹیل مل نے لیا تھا۔⁴⁵

اجناس کی مالکاری

مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں اجناس کی مالکاری میں 9 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.8 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی تھی۔ اس اضافے کی وجوہات میں گزشتہ موسم میں دیے گئے گندم کے قرضوں کی خالص واپسی میں سست روی

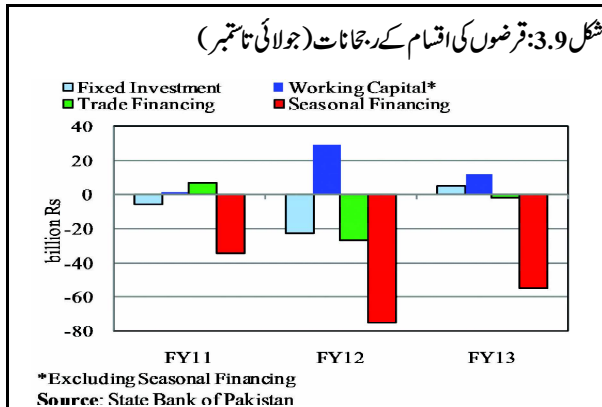
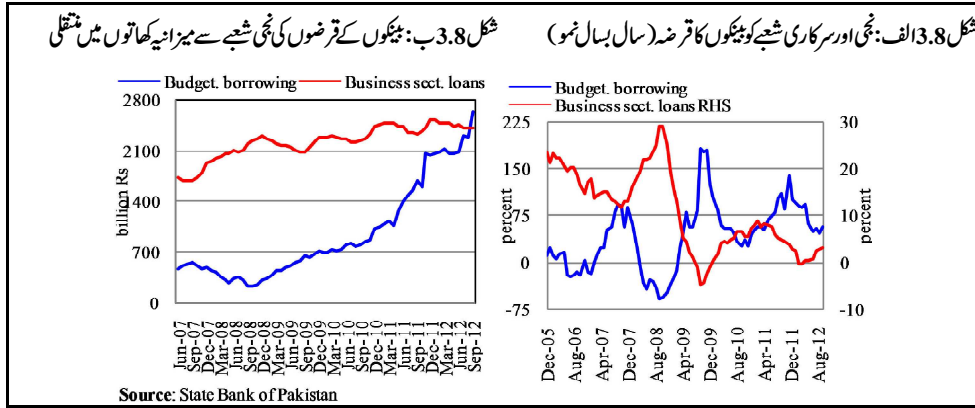
⁴⁴ مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی امانتوں میں 0.5 فیصد کمی ہوئی۔

⁴⁵ تیل کی بازار کار کمپنی نے مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 14 ارب روپے کا قرضہ لیا جس میں سے 12 ارب روپے جاری سرمائے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حاصل کیے گئے تھے۔ سرکاری شعبے کی اسٹیل مل کا قرضہ کابینہ کی اقتصادی کمیٹی (ای سی سی) کی جانب سے جولائی 2012ء میں منظور کیے جانے والے تیل آؤٹ پکٹنج کا حصہ تھا۔ یہ ایک میعاد قرضہ تھا جسے لینے کا مقصد خام مال کی درآمد کے لیے ایل سی کھولنا اور کمپنی کے جاری اخراجات کو پورا کرنا تھا۔



اور چینی و کھاد کی خریداری کے لیے ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) کی جانب سے 17.6 ارب روپے کا نیا قرضہ شامل ہیں (شکل 3.7)۔

گندم کی مالکاری کی واپسی ست روی کا شکار رہی کیونکہ آٹے کی ملوں نے حکومت کے بجائے براہ راست کاشتکاروں سے زیادہ ذخیرے خرید لیے۔⁴⁶ بلوچستان کا محکمہ خوراک بروقت



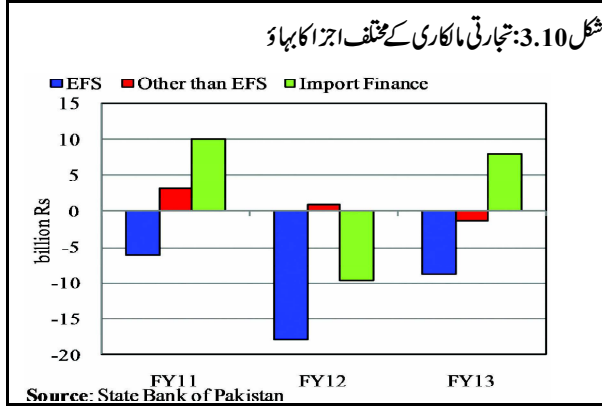
خریداری شروع نہیں کر سکا جبکہ زراعت کے باعث قابل وصولی رقوم میں اضافہ اور مختلف صوبائی محکموں کی جانب سے فروخت کی وصولیوں میں تاخیر بھی اس کی وجوہات میں شامل تھیں۔ اجناسی قرضوں کی خود تصفیاتی (self liquidating) نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے حالیہ برسوں کے دوران واجب الادا رقوم میں بتدریج اضافے سے ایک اور گردش قرضے کے مسئلے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

⁴⁶ عام طور پر جب آٹے کی ملیں کاشت کاروں سے براہ راست زیادہ ذخیرہ خریدتی ہیں تو بعد کے مہینوں میں صوبوں کے محکمہ ہائے خوراک کی جانب سے گندم کے ذخیرے کے اجراء میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

جدول 3.3: نجی شعبے کے قرضے (جولائی تا ستمبر)								
ارب روپے								
تجارتی مالکاری		مستحق سرمایہ کاری		جاری سرمایہ		مجموعی قرضے		
م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	
-2.2	-26.8	5.6	-22.4	-43.2	-46.2	-39.6	-95.3	تجارتی شعبے کے قرضے
-0.1	-0.2	1.7	0.1	5.1	6.5	6.7	6.3	زراعت
-1.7	-12.2	0.5	-7.1	-46.1	-61.7	-47.4	-81.0	اشیا سازی
-3.9	-0.3	4.5	-2.9	-42.6	-51.8	-42.1	-55.0	غذا اور مشروبات
0.8	0.9	2.9	-1.9	-28.5	-35.4	-24.7	-36.4	پیشہ
-2.6	-12.6	-6.1	-3.1	-16.2	-28.7	-25.0	-44.5	ٹیکسٹائل
1.3	-5.3	-1.1	-5.9	-12.2	-20.6	-11.9	-31.7	اسپینگ
-0.4	-2.8	-2.0	3.1	-2.0	-7.1	-4.4	-6.8	ویٹنگ
-1.1	0.3	1.1	-0.1	5.7	0.0	5.7	0.2	قائمین اور دریاں
0.0	1.0	2.3	-1.9	-2.2	10.5	0.2	9.6	صاف شدہ پٹرولیم کی مصنوعات
-1.0	-0.9	-1.3	-0.4	10.1	-3.2	7.7	-4.5	کھادیں
2.2	-0.1	2.2	-0.1	0.2	0.2	4.5	0.0	پلاسٹک کی مصنوعات
-1.9	0.8	-0.5	0.6	-0.7	-0.6	-3.2	0.7	سینٹ
2.6	0.5	-0.2	0.8	1.4	5.4	3.8	6.7	اساسی دھاتیں
1.2	0.8	-0.1	0.3	-0.9	1.6	0.3	2.7	برقی مشینری
-0.1	0.7	-0.2	-2.4	-0.8	3.5	-1.1	1.8	بکلی کا سامان
1.4	-0.6	0.0	0.0	1.1	-0.2	2.5	-0.8	جہاز رکنی
0.0	-0.2	1.7	-2.1	-0.8	10.3	0.9	8.0	بکلی کی پیداوار
0.1	0.2	0.9	-1.6	-1.7	-1.8	-0.6	-3.2	تعمیرات
-3.3	-3.4	2.2	0.0	1.7	-1.7	0.6	-5.2	تجارت اور خرید و فروخت
0.4	-1.5	2.0	0.5	0.9	-1.7	3.2	-2.7	خرید و تجارت
-0.1	-0.5	0.0	-9.8	-1.7	3.7	-1.8	-6.7	ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات
-0.1	-0.1	-0.8	-11.3	-1.2	2.7	-2.1	-8.6	ٹیلی مواصلات
ماخذ: بینک دولت پاکستان								

نجی شعبے کا قرضہ

قرض گاری کی لاگت میں کمی کے باوجود نجی شعبے کے قرضوں میں نمو کمزور رہی۔ توانائی کی قلت، امن و امان کی صورتحال اور بعض شعبہ جاتی مسائل قرضے کی نمو کو کمزور کرنے کا باعث بنے۔ بینکوں کے نقطہ نظر سے بے خطر حکومتی تمسکات کی دستیابی اور قرضہ جاتی معیار سے متعلق خدشات، نجی شعبے کو قرضے کی فراہمی محدود کرنے کا باعث بنتے رہے۔ یہ رویہ بینکوں کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی میں خاصی تبدیلی کا باعث بنا ہے اور اس کے نتیجے میں اگست 2012ء میں پہلی بار واجب الادا حکومتی قرضوں کا حجم نجی شعبے کو دیے گئے قرضوں کی مقدار سے تجاوز کر گیا (شکل 3.8 ب)۔



چونکہ سال کی پہلی سہ ماہی میں قرضے واپس کیے جاتے ہیں، اس لیے مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں نجی شعبے کے قرضے میں 84.9 ارب روپے کی خالص کمی واقع ہوئی جو گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں کچھ کم ہے (جدول 3.3)۔ مجموعی قرضوں میں سے نجی شعبے کے کاروباری قرضوں میں مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرضوں کی واپسی کی سطح پست رہی اور 39.5 ارب روپے کے قرضے واپس کیے گئے جبکہ گزشتہ برس کی پہلی سہ ماہی میں 95.3 ارب روپے واپس کیے گئے تھے۔ گزشتہ برس قرض گاری میں سست روی اور نئے قرضوں میں تیزی سے اس برس قرضوں کی واپسی کی پست سطح ظاہر ہوتی ہے۔

جدول 3.4: صارفین شعبے کو قرضے (جولائی تا ستمبر)

مجموعی بہاؤ		ارب روپے
م 12ء	م 13ء	
-4.7	-1.7	صارفین مالکاری
-1.9	-1.1	تعمیرات مکان
-2.3	-0.2	گاڑیوں کے قرضے
-1	1.3	کریڈٹ کارڈ
0.6	-1.7	ذاتی قرضے

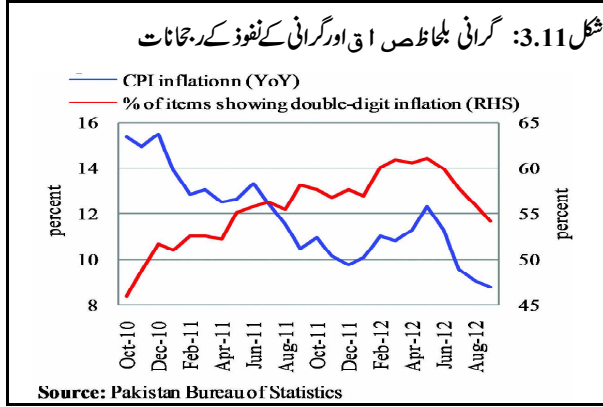
ماخذ: بینک دولت پاکستان

مزید تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیشتر رقوم جاری سرمائے کے قرضوں اور تجارتی مالکاری کی مد میں واپس کی گئیں۔ اس کے برعکس زیر جائزہ مدت کے دوران معین سرمایہ کاری قرضوں کے حجم میں معتدل اضافہ دیکھا گیا (جدول 3.3)۔

چینی، چاول اور کپاس کے شعبوں کی جانب سے قرضوں کی موسمی واپسی کا قرضوں کی وصولی میں بڑا حصہ ہے۔ خام مال کی قیمتوں میں کمی اور ساختی مسائل (یعنی توانائی اور بھاری ذخائر کا جمع ہونا) قرضوں میں کمی کا اہم سبب تھے، خصوصاً ٹیکسٹائل کے شعبے میں۔ چینی کے شعبے میں بھی، جو معین سرمایہ کاری قرضے حاصل کرنے والا دوسرا بڑا شعبہ ہے، مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اضافہ ہوا۔ تاہم یہ توسیع زراعت، چینی، پیٹرولیم، پلاسٹک مصنوعات اور خوردہ تجارت جیسے شعبوں میں مرکوز رہی۔

تجارتی مالکاری میں برآمدی قرضوں نے سہ ماہی کے دوران درآمدی مالکاری میں ہونے والی توسیع کا اثر زائل کر دیا (شکل 3.10)۔ برآمدی قرضوں کی طلب جہاز شکنی، لوہا و فولاد اور پلاسٹک صنعت سے آئی تھی۔⁴⁷

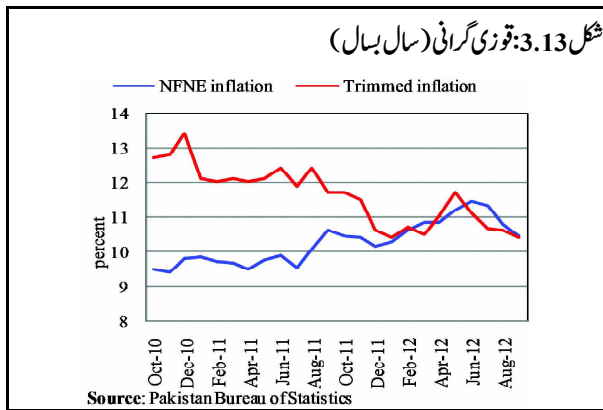
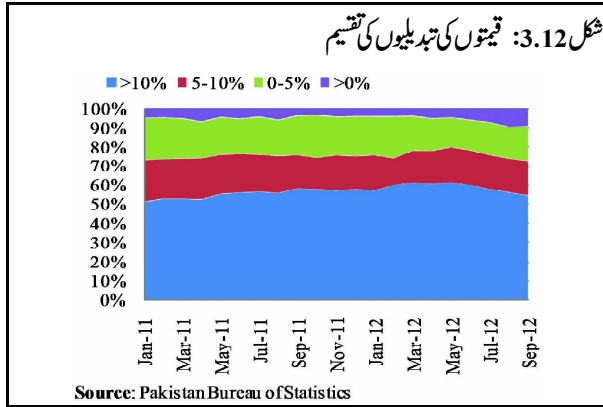
47 ایک پولیٹر فٹلم پلانٹ کے آغاز سے پلاسٹک کی صنعت میں ہر قسم کے نئے قرضوں کی طلب پیدا ہوئی یعنی جاری سرمایہ، درآمدی مالکاری اور طویل مدتی قرضے۔



مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ذاتی قرضوں کے سوا صارفی قرضوں کے تمام زمروں میں قرضوں کی خالص واپسی کم ہوئی۔ مزید برآں، کریڈٹ کارڈز کے قرضوں میں زیر جائزہ مدت کے دوران خالص اضافہ ہوا تھا (جدول 3.4)۔

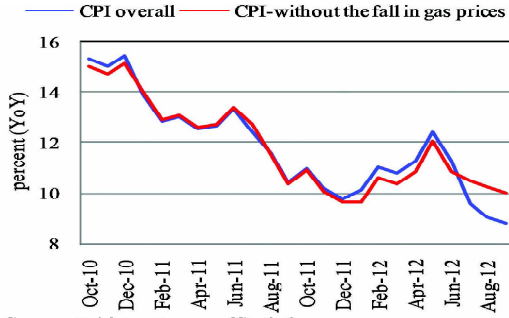
3.3 گرانی

سہ ماہی کے پہلے مہینے میں عمومی گرانی میں تیزی سے کمی ہوئی اور یہ رجحان اگلے دو مہینوں میں بھی جاری رہا۔ سہ ماہی کی اوسط گرانی 9.15 فیصد رہی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 11.48 فیصد تھی (شکل 3.11)۔ چند اجناس (پائپ لائن کی گیس، دالوں اور جلد خراب ہونے والی اشیاء) کی قیمتوں میں تیزی سے کمی گرانی کو نیچے لانے کا باعث بنی اور وسیع تر سطح پر گرانی کے دباؤ میں بھی بظاہر کمی آرہی ہے (شکل 3.12)۔



تاہم قوزی گرانی (غیر غذائی غیر توانائی اور ترشیدہ اوسط گرانی) کے دونوں پیمانوں میں اتنی تیزی سے کمی نہیں ہوئی جتنی کہ مجموعی گرانی میں ہوئی (شکل 3.13)۔ غیر غذائی غیر توانائی گرانی کے اندر کرایہ مکان میں تبدیلیاں تقریباً 7 فیصد کے گرد رہی ہیں جبکہ دوسرے گروپوں میں گرانی یا تو بتدریج کم ہوئی ہے یا مستحکم رہی ہے۔ اس کے ساتھ اسٹیٹ بینک کے صارفی اعتماد کے سروے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ گرانی کی توقعات میں نرمی آنا شروع ہوگئی ہے۔ اس سہ ماہی کی ایک اہم خصوصیت توانائی کی قیمتوں میں استحکام ہے جس کا گرانی کی توقعات پر گہرا اثر ہوتا ہے۔

شکل 3.14: گیس کی قیمتوں میں کمی کے اثرات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

گرانی کی توقعات میں نرمی کا ایک اہم سبب گذشتہ برس غذائی اشیاء کی قیمتوں کا مستحکم رہنا تھا۔ خاص طور پر دالوں اور چینی کی قیمتوں میں کمی آئی تھی یا پھر مستحکم رہیں۔

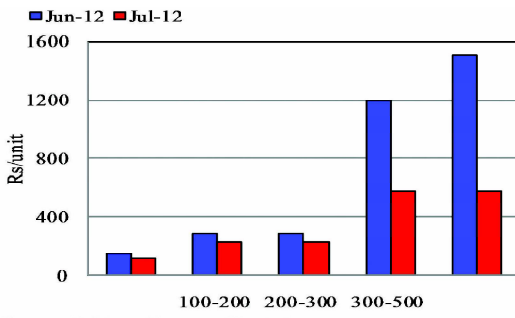
گیس کی قیمت میں کمی

اس سہ ماہی میں ہونے والی کمی کا بڑا سبب گیس کی قیمتوں میں کمی تھی (شکل 3.14)۔ اگرچہ اوگرا نے تمام گھرانوں کی قیمتوں میں کمی کی تھی تاہم بلند صرف والے سلسلے میں یہ کمی زیادہ تھی (شکل 3.15)۔⁴⁸ اس کا مطلب ہے کہ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں گیس کی قیمتوں میں ہونے والی کمی ماہ بہ ماہ بنیادوں پر اندازاً 49 فیصد تھی۔ تاہم، گھرانوں کی بھاری اکثریت 300 کیوبک میٹرز قدرتی گیس سے بھی کم خرچ کرتی ہے۔ اگرچہ یہ حساب شماریاتی لحاظ سے پائیدار ہے، تاہم، 49 فیصد کی اوسط شہری گھرانوں کی نمائندہ نہیں ہو سکتی۔ اگر حکومت آئندہ مہینوں میں اس فیصلے کو واپس لیتی ہے تو پھر گرانی میں ہونے والا اضافہ بھی اتنی ہی تیزی سے ہوگا جتنی تیزی سے کمی ہوئی تھی اور یہ اوسط گھرانے کا نمائندہ نہیں ہوگا۔

گندم کی امدادی قیمتیں

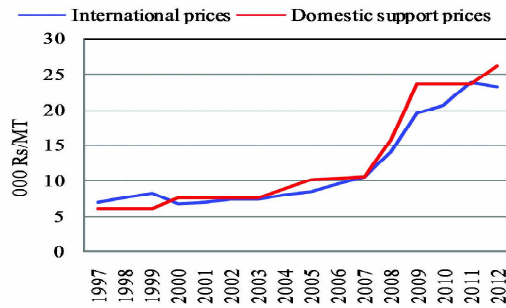
تاہم گندم کی قیمتوں کا حالیہ رجحان تشویشناک ہے۔ عالمی قیمتوں میں اضافے اور ملکی امدادی قیمتیں بڑھنے سے مقامی خوردہ اور تھوک منڈیوں میں گندم کی قیمتیں اوپر جانا شروع ہو گئی ہیں۔⁴⁹

شکل 3.15: مختلف سلسلے کے گیس ٹیرف



Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 3.16: گندم کی ملکی و بین الاقوامی قیمتیں



Source: Pakistan Bureau of Statistics

⁴⁸ یہ اشاریہ پانچ سلسلے کی سادہ اوسط سے نکالا جاتا ہے۔

⁴⁹ ستمبر میں گندم کی قیمتوں میں تقریباً 5 فیصد کا ماہ بہ ماہ اضافہ ہوا جو دوسروں میں سب سے بڑا ماہانہ اضافہ ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ گندم کی امدادی قیمت میں اضافے کا مستقبل قریب میں غذائی گرانی پر اثر پڑے گا کیونکہ گندم بنیادی غذا کا حصہ ہے اور کچھ تیار کی جانے والی غذائی اشیاء میں بھی خام مال کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

امدادی قیمت میں اضافہ حیران کن نہ تھا۔ ہمارے تجزیے کے مطابق گندم کی عالمی قیمت میں تبدیلیاں حکومت کی امدادی قیمت بدلنے کا باعث بنتی ہیں۔ مزید برآں، گذشتہ 13 برسوں میں سے 12 برسوں کے دوران گندم کی اندرون ملک امدادی قیمت اس کی عالمی قیمتوں سے بلند سطح پر رہی ہے (شکل 3.16)۔ امریکہ اور آسٹریلیا میں خشک سالی کی وجہ سے مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گندم کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ ہماری توقعات کے مطابق حکومت نے نومبر 2012ء میں گندم کی امدادی قیمت 150 روپے فی 40 کلوگرام سے بڑھا کر 1200 روپے فی کلوگرام کر دی۔ گندم کی خوردہ قیمت میں آئندہ اضافہ اور غذائی گرانی میں تیزی مستقبل قریب میں گرانی کو قابو کرنے کے حوالے سے سب سے بڑا خطرہ ہو سکتے ہیں۔

امکانات

تاہم پائپ لائن گیس اور سی این جی کی سرکاری قیمتوں میں کمی اور مکان کے کرایوں میں استحکام آئندہ مہینوں کے دوران گرانی کو کمزور کرنے کا باعث بنتا رہے گا۔ چنانچہ توقع ہے کہ توانائی کی قیمتیں بڑی حد تک مستحکم رہیں گی اور گندم کی امدادی قیمت بڑھنے کے باعث غذائی گرانی میں اضافہ ہوگا۔ چنانچہ گرانی کے رجحان کا انحصار مستقبل قریب میں مقررہ قیمتوں کے رجحان پر ہوگا۔ گرانی کو درپیش دیگر خطرات بیرونی شعبے کی صورتحال سے منسلک ہیں، جہاں ملکی نرخوں پر شرح مبادلہ کے اثرات کلیدی اہمیت کے حامل ہوں گے۔

اگرچہ توقع ہے کہ غذائی گرانی کا رجحان بدلے گا اور وہ آئندہ مہینوں میں بڑھنا شروع ہوگی تاہم ہمیں یہ توقع بھی ہے کہ پورے سال کی عمومی گرانی حکومت کے 9.5 فیصد کے ہدف سے نیچے رہے گی۔ اس کی وجہ فقط یہ ہے کہ سال کی پہلی ششماہی کی اوسط گرانی 8.3 فیصد تھی اور پورے سال کے 9.5 فیصد کے ہدف سے تجاوز کرنے کے لیے قیمتوں کو خاصی تیزی سے بڑھنا ہوگا۔